فقھی سین جیم

علامہ سید محمد منور شاہ السواتی النقشبندی

خادم الافتاء والحدیث المرکز الاسلامی نارتھ ناظم آباد کراچی

****

سوال (۱) : ایک خاندان کے کچھ افراد کی ایک خصوصیت ہے کہ وہ لوگ اگر کسی شخص کے پاؤں کے نشانات دیکھ لیں تو وہ اس شخص کی چال ڈھال اس کا خاندان اس کا نسب ونسل یہاں تک کہ اگر وہ شخص ہزاروں کے اجتماع میں اپنے پاؤں کے نشانات چھوڑے تو وہ افراد اسکو دوبارہ پہچان لیتے ہیں اور عام طور پر ہمارے علاقے میں کسی چور کو پکڑنے کیلئے ان سے مدد لی جاتی ہے اور اکثر بلکہ ہر دفعہ ان کی بات صحیح ثابت ہوئی اور چور کو بھی اعتراف کئے بغیر کوئی چارہ نہ رہا۔اب سوال یہ کہ آیا اس قدم شناسی کی شہادت کی بناء پر سارق کا ہاتھ کاٹا جائیگا یا نہیں بالفرض دو قدم شناس ایک بات پر اتفاق کر لیتے ہیں اور وہ عادل و بالغ ومسلمان ہوں کیا ان کی گواہی شرعی گواہی کہلائیگی قطع ید کے لزوم یا عدم لزوم کی صورت میں جواب کو دلائل صحیحہ وبراھین قاطعہ سے مزین فرمائیں۔ بینوا وتوجروا ۔

الجواب :

شہادت کا لغوی معنی: جس چیز کا مشاہدہ کیا ہو یا جس پر کوئی شخص حاضر ہو اسکی خبر دینا لغت میں شہادت ہے۔ (ابن اثیر الجزری.لسان العرب)

بصیرت یا آنکھوں کیساتھ دیکھنے سے جس چیز کا علم حاصل ہو اسکی خبر دینے کو شہادت کہتے ہیں۔

<u>شہادت کا اصطلاحی معنی</u>:اخبار صدق لا ثبات حق بلفظ الشهادة فی مجلس القضاء (فتاوی شامی ج۵ص۶۱) وقال فی البحر :هی اخبار عن مشاهدة وعیان لا عن تخمین وحسبان (ج۷ص۹۳)

واجب وہ امر ہے جس کے کرنے کا لازمی مطالبہ کسی دلیل ظنی سے ثابت ہو (اصول فقہ)

عینی شہادت: ولا یجوز للشاھد ان یشھد بشیء لم یعاینہ الا النسب والموت والنکاح والدخول (الھدایہ کتاب الشھادۃ ص ۱۵۹) یہی شہادت فیصلہ کن ہوتی ہے۔

سمعی شہادت: جن امور کا تعلق مسموعات سے ہو ان میں سمعی شہادت معتبر ہے قرآن وحدیث میں کثیر مقامات پر شہادت دینے کا ذکر آیا ہے۔

شرائط شہادت:

۱۔ مدعی یا اس کے نائب کی جانب سے شہادت دی جائے۔

۲۔ شہادت دعوی کے موافق ہو۔

۳۔ حدود میں گواہی دینے والے مرد اور مسلمان ہوں

۴۔ شاہدوں کا عدد نصاب کے مطابق ہو۔

۵۔ جب مدعی علیہ مسلمان ہو تو گواہ بھی مسلمان ہو

۶۔ مشہود بہ معلوم ہو کسی مجہول چیز کی شہادت دینا جائز نہیں ہے۔

(شرح صحیح مسلم ج ۵)

حدود میں کم از کم دو مسلمان عاقل، بالغ مردوں کا گواہ ہونا ضروری ہے۔ اور حد زنا میں چار مردوں کا ہونا ضروری ہے۔ ایسے لوگ جو کسی کے ہاتھوں کے نشانات سے اسکا خاندان وغیرہ بتاتے ہیں ان کو قیافہ شناس (قدم شناس) کہتے ہیں۔

چنانچہ صاحب لسان العرب لکھتے ہیں:

القائف الذی یتبع ویعرف شبہ الرجل با خیہ وابیہ.

اگر اس کے ذریعے سے لوگوں پر ظلم وستم کیا جائے تو شریعت میں اسکی اجازت نہیں ہے۔

حدیث مبارکہ میں رسول ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

''ادرءوا الحدود بالشبہات'' (بدایۃ المجتہد کتاب الجنایات ص ۹۷)

صورت مسئولہ میں بر بنائے صدق سائل قیافہ شناس کی گواہی پر اسکی قیافہ شناسی کی وجہ سے قطع ید نہیں کیا جائے گا اگرچہ عادل ہی کیوں نہ ہو کیونکہ مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر اسکی شہادت معتبر نہیں۔

۱۔ اس پر شہادت کی تعریف لغوی ہو یا اصطلاحی صادق نہیں آتی کیونکہ اس نے چوری کے

یاد رہے کہ کبھی واجب کے لفظ کا اطلاق فرض وواجب دونوں پر ہوتا ہے (اصول فقہ)